میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ پاکستان

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

﴿وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنٗاۚ يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـٔٗاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ﴾

حزب التحریر
Hizb ut Tahrir

جمعرات، 22 محرم، 1442ھ — 10/09/2020 — نمبر: 1442/10

پریس ریلیز

یقیناً صرف خلافت ہی ہماری ماؤں بہنوں کو تحفظ فراہم کرے گی، جو جمہوریت تلے بے آسرا ہیں

10 ستمبر، 2020 کو پنجاب حکومت کے ترجمان نے یہ اعلان کیا کہ پولیس نے بارہ مشتبہ افراد کو پچھلی رات ہونے والے گینگ ریپ اور ڈکیتی کے سلسلے میں گرفتار کر لیا ہے۔ یہ افسوس ناک واقعہ اس وقت پیش آیا جب ایک ماں اپنے تین بچوں سمیت لاہور-سیالکوٹ موٹروے پر سفر کرتے ہوئے، گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے سڑک پر رکی ہوئی تھی۔ خبر کا پتہ چلتے ہی سوشل میڈیا پر امت نے شدید غم وغصہ کا اظہار کیا اور تمام ملزمان کے لئے کڑی سے کڑی اور اسلامی سزاؤں کا مطالبہ کیا- یہ دردناک حقیقت سب پر عیاں ہو چکی ہے کہ جمہوریت ہماری ماؤں، بہنوں، اور بیٹیوں کو کسی بھی قسم کا تحفظ فراہم کرنے سے مکمل طور پر قاصر ہے۔ 6 ستمبر، 2020 کو پانچ سالہ ماورا کی لاش کوڑے کے ڈھیر سے برآمد ہوئی جس کو جنسی زیادتی کے بعد قتل کر کے لاش کو آگ لگا دی گئی۔ اس سے قبل جنوری 2018 میں سات سالہ معصوم زینب انصاری کو بھی اس وقت اغوا کیا گیا جب وہ اپنی قرآن کلاس کی طرف جا رہی تھی اور بعد میں اسے زیادتی کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا گیا۔ پاکستان میں موجود امت ان بھیانک اور دل دہلانے والے واقعات کا سن کر لرز جاتی ہے، لیکن یہ مسئلہ پاکستان تک محدود نہیں۔ پوری دنیا میں جمہوریت خواتین کو کسی بھی قسم کا تحفظ فراہم کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ حال ہی میں، 7 ستمبر 2020 کو بھارت میں 86 سالہ بوڑھی ماں کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ اور امریکہ، جو کہ جمہوریت کا علمبردار ہے، وہاں ہر پانچ میں سے ایک خاتون جنسی زیادتی کا شکار ہو چکی ہے۔

اے پاکستان کے مسلمانو! پاکستان سمیت دنیا بھر میں، جمہوریت ہماری ماؤں، بہنوں اور حتیٰ کہ ہماری معصوم بیٹیوں کو بھی کسی قسم کا تحفظ فراہم کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ جمہوریت میں عدم تحفظ کی بنیادی وجہ اس نظام میں "آزادی" کی سوچ کا ترغیب دیا جانا ہے، جس کے تحت انسان کی جنسی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تمام راستوں کو حلال قرار دے دیا جاتا ہے اور قانون اور ریاست کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی قدغن نہیں ہوتی۔ جمہوریت خواتین کو تحفظ فراہم کرنے سے اس لئے بھی قاصر ہے کہ وہ دین کو دنیاوی معاملات سے الگ کرتی ہے اور دین کو جمہوریت میں ثانوی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ یہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا خوف اور اس کے سامنے جوابدہ ہونے کا ڈر ہی ہے جو انسان کو حرام سے روکتا ہے اور کمزور پر ظلم ڈھانے سے باز رکھتا ہے۔ پس، دین کے ذریعے انسان کی ضروریات اور خواہشات کو منظم کرنے کے بجائے، جمہوریت کا طریقہ کار یہ ہے کہ حرام کے تمام تر دروازے بغیر کسی رکاوٹ کے کھول دیے جائیں، جس کی وجہ سے ہراساں کیے جانے، زنا، غیر شرعی تعلقات، اور حتیٰ کہ جنسی زیادتی کے واقعات بھی معاشرے میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

وَلَيُتِمَّنَّ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ إِلاَّ اللَّهَ

"اللہ ضرور اپنے دین کو مکمل فرمائے گا، یہاں تک کہ ایک مسافر سوائے اللہ کے خوف کے، بلا خوف وخطر سنا سے حضرالموت تک سفر کرے گا-"[بخاری]

یقیناً یہ صرف خلافت کے دوبارہ احیاء سے ہی ممکن ہو گا کہ مسافر، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، اپنے سفر میں باحفاظت اپنی منزل مقصود تک بغیر کسی نقصان کے پہنچ سکیں گے۔ اور جہاں تک ان لوگوں کا معاملہ ہے جو خلافت میں موجود تعلیمی نظام، میڈیا اور معاشرتی نظام کے بدولت قائم شدہ ایمانی ماحول کے باوجود اپنے تقویٰ کو بطور ڈھال استعمال نہیں کر پاتے، ان کے لئے خلافت کے قاضی اللہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق سخت ترین اور عبرت ناک سزائیں سناتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا،

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے تگ ودو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں اُن کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا وہ جلاوطن کر دیے جائیں، یہ ذلت ورسوائی تو اُن کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں اُن کے لیے اس سے بڑی سزا ہے"

[سورۃ المائدہ:33]

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس

ویب: www.hizb-pakistan.com انسٹاگرام: https://instagram.com/HTmediaPAK01 ای میل: HTmediaPAK@gmail.com
فیس بک: https://Facebook.com/HTmediaPAK04 ٹویٹر: http://Twitter.com/HTmediaPAK
پوڈکاسٹ: https://anchor.fm/HTmediaPAK واٹس ایپ نمبر: +967 713 645 449
حزب التحریر آفیشل ویب پیج http://www.hizb-ut-tahrira.org:
حزب التحریر میڈیا آفس ویب پیج http://www.hizb-ut-tahrir.info: